سوال

(79) جلسہ استراحت کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جلسہ استراحت کا کیا حکم ہے؟ توجب امام جلسہ استراحت نہیں کررہا تو مقتدی اس کی مخالفت کرے گا یا جلسہ استراحت ہی نہیں کرے گا؟ (فتاویٰ الامارات: 10)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جلسہ استراحت سنت ہے۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "زادالمعاد" میں جلسہ استراحت کے حکم بارے میں جولکھا ہے کہ یہ سنت نہیں ہے بلکہ کسی سبب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ اس دھوکہ میں نہیں آنا چاہیے کیونکہ یہ قول "صحیح بخاری" میں جو حدیث ہے یہ اس کے مخالف ہے:

ابو حمید ساعدی نے ایک دن اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا میں تمھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھ کردکھاؤں؟ تو صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کہنے لگے تجھے ہم سے زیادہ پتہ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا۔ توانہوں نے فرمایا کیوں نہیں۔ لوگوں نے کہا پڑھ کردکھا تو وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بیان کرنے لگا تو اس میں یہ بھی ہے کہ جب پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے لگے تو پہلے بیٹھ کر جلسہ استراحت فرمایا، پھر کھڑے ہوگئے اور اس طرح اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے پورے اوصاف بیان کردیے تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے کہا کہ واقعتاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ یا دوسرے سات صدیاں گزرجانے کے بعد آکر مختلف علتیں بیان کرنے لگے جبکہ ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے ساتھی جو تھے انہوں نے بذات خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھی اور وہ بیان کررہے ہیں جو کہ ان لوگوں کے مقابلہ میں آپ کی نماز کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ اگر آپ نے جلسہ استراحت کیوجہ سے یا کسی اور سبب سے کیا ہوتا تو یہ چیز صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے مخفی نہ رہتی۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ''المجموع شرح المھذب'' میں فرماتے ہیں کہ جلسہ استراحت سنت ہے' اس کی پابندی لازمی ہے۔ جب امام جلسہ استراحت نہ کرے تو مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ امام کی متابعت کرے' کیونکہ امام کی متابعت کرنا نماز کے واجبات میں سے ہے۔ جیساکہ حدیث ہے:

"إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ, فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا, وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا, وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ, وَإِذَا صَلَّى جَالِساً فَصَلُّوا جُلُوساً أَجْمَعُونَ"

"کہ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی سب کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

تو یہ حدیث بھی امام کی اقتداء کو لازم کرتی ہے۔ اگرچہ وہ امام بعض سنتوں کی ادائیگی میں کمی کرے۔ تو تحقیق اسے امام نے نماز کے ارکان میں ایک رکن مقتدی کے لیے ساقط کر دیا اور وہ ہے قیام۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ:176

محدث فتویٰ